مدیر کے نام

محمد اصغر، یونی ورسٹی ٹاؤن، پشاور

'پارلیمنٹ اور پاکستان کو درپیش چیلنج' (اپریل ۲۰۱۰ء) جماعت اسلامی، اُس کے سینیٹرز اور خصوصاً پروفیسر خورشید احمد صاحب کی کارکردگی، امانت و دیانت سے فرائض کی بجاآوری، متعین وقت کے بھرپور استعمال اور عوام اور بالخصوص اسلام کی بہترین ترجمانی کا ایک عکس ہے۔ کیا خوب ہوتا اگر ایم ایم اے دور کے (۲۰۰۲ء-۲۰۰۸ء) دوران جماعت اسلامی سے تعلق رکھنے والے قومی وصوبائی اسمبلی کے ارکان بھی اپنی کارکردگی کو انھی خطوط پر ضبطِ تحریر میں لاتے تاکہ دوسری جماعتوں خصوصاً اتحادی جماعتوں کے ساتھ تقابل کیا جاسکتا۔

احمد علی محمودی، حاصل پور

'فرقہ واریت، زہر قاتل' (اپریل ۲۰۱۲ء) اتحادِ اُمت کے حوالے سے اہم تحریر ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اتحادِ اُمت کے حوالے سے سب سے بڑی ذمہ داری خود وارثانِ منبر ومحراب پر عاید ہوتی ہے کہ وہ ہر قسم کے اختلافات کو بالاے طاق رکھتے ہوئے قرآن وسنت کے پیغام کو عام کریں اور اختلافی مسائل میں اعتدال کی راہ اپنائیں۔

ڈاکٹر خان محمد صابری، جھنگ صدر

'تبدیلی کی سمت اور منزل - مدینہ کی اسلامی فلاحی ریاست' (مارچ ۲۰۱۲ء) میں لکھا گیا ہے کہ ''خلافتِ راشدہ کے دور میں اگر کوئی شخص بیت المال کی کوئی رقم غلط خرچ کرتا تھا تو اس پر سخت کارروائی کی جاتی تھی، اور حضرت عمرؓ نے تو حضرت خالدؓ بن ولید جیسے جرنیل تک کو ۱۰ ہزار درہم غلط طور پر استعمال کرنے کے جرم میں معزول کردیا تھا'' (ص ۸)۔ میرے نزدیک یہ بات درست نہیں ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ حضرت خالدؓ نے جس وقت وہ رقم شاعر کو انعام دی تھی اُس وقت حضرت ابوعبیدہؓ امین الامت سپہ سالار تھے اور بیت المال اُن کی نگرانی میں تھا۔ پوری فوج کے سامنے جب حضرت خالدؓ سے اقرار کرایا گیا تھا تو انھوں نے بیت المال کے بجاے ذاتی جیب سے خرچ کرنے کا اعتراف کیا تھا جسے اسراف تو کہا جاسکتا ہے لیکن بیت المال کی رقم کا غلط خرچ نہیں کہا جاسکتا۔ (الفاروق، شبلی نعمانی)

ڈاکٹر طاہر سراج، ساہیوال

صوبہ پنجاب میں اُردو کے بطور ذریعۂ تعلیم پر پابندی عائد کردی گئی ہے۔ اس سال سے پورے صوبے کے پرائمری اور مڈل امتحان صرف انگریزی میڈیم کے تحت لیے گئے ہیں۔ قومی اور مادری زبان میں تعلیم کی